پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

دار اہل السنۃ
لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

واعظ الجمعہ

ہجری کلینڈر

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ہجری کلینڈر

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حرمت والا مہینہ

برادرانِ اسلام! محرّم الحرام کی آمد آمد ہے، یہ وہ ماہِ مقدّس ہے، جو مسلمانوں کے لیے نئے ہجری سال کی نوید، اور مسرّت کا پیغام لے کر آتا ہے۔ اس ماہِ مبارک کی اَہمیت وفضیلت کا اندازہ، اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ حضورِ اکرم ﷺ نے اسے «شهرُ الله»[1] یعنی "اللہ رب العزّت کا مہینہ" قرار دیا ہے،

(١) "سنن أبي داود" باب في صَومِ المُحرَّم، ر: ٢٤٢٩، صـ٣٥٢.

نیز اس کی حرمت قرآنِ پاک میں بھی بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ﴾[1] "یقیناً اللہ تعالیٰ کی کتاب میں، اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ ۱۲ مہینے ہے، جب سے اُس نے آسمان وزمین بنائے، اُن میں سے چار ۴ حرمت والے ہیں"۔ اور وہ چار ۴ مہینے: (۱) رجب المرجب، (۲) ذو القعدہ، (۳) ذو الحجہ، (۴) اور محرّم الحرام ہیں۔

حضراتِ گرامی! جس وقت ہجری کلینڈر ترتیب دیا جارہا تھا، اُس وقت محرّم الحرام کی حرمت کے پیشِ نظر ہی، اسے ہجری کلینڈر کے آغاز کا مبدا قرار دیا گیا، جو گزشتہ چَودہ سو ۱۴۰۰ سال سے زائد عرصہ سے، آج تک چلا آرہا ہے۔

ہجری کلینڈر کا آغاز

عزیزانِ محترم! ظہورِ اسلام سے قبل بھی دنیا میں مختلف کلینڈر رائج تھے، جن کا آغاز کسی بادشاہ کی پیدائش یا وفات، کسی حادثے، زلزلے یا طوفان جیسے واقعات کی بنیاد پر ہوا کرتا، چونکہ عرب مُعاشرہ اتنا متمدّن نہیں تھا، کہ کسی کلینڈر کی ضرورت محسوس ہوتی، اس لیے یہ لوگ اپنی سہولت کے لیے، اپنی قومی تاریخ کے کسی بھی اہم اور مشہور واقعہ، مثلاً عام الفیل وغیرہ کو بنیاد بناکر، حساب کتاب لگا لیا کرتے تھے[2]۔

---

(۱) پ ۱۰، التوبة: ۳٦.

(۲) "عمدة القاري" كتاب مناقب الأنصار، ۱۱/ ٦٥٤، ٦٥٥ بتصرّف.

آمدِ اسلام کے بعد بھی، کچھ عرصہ تک کسی کلینڈر کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی، اور مسلمان عہدِ رسالت کے مشہور واقعات، مثلاً بعثتِ نبوی، بیعتِ عقبہ اور اِذنِ قِتال وغیرہا کو، بطورِ سن استعمال کرنے لگے۔ تبلیغ واِشاعتِ اسلام، کفّار کے مظالم وریشہ دوانیوں، اور جہاد کے فریضے نے اس قدر مہلت ہی نہ دی، کہ رسول اللہ ﷺ اس کام کی طرف توجہ فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد ازاں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم نے، رسولِ اکرم ﷺ کے موقوف بہت سے اُمور کی تکمیل فرمائی۔

اسلامی تقویم (ہجری کلینڈر) کا آغاز بھی، انہی اُمور میں سے ایک ہے، جس کی وضع کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا، لیکن اسے مسلمانوں میں باقاعدہ رواج حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دَورِ خلافت میں دیا۔

حضرت علّامہ محی الدین یحییٰ بن شرف نووی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جنہوں نے سب سے پہلے تاریخِ ہجری کی بنیاد ڈالی، وہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالی عنہ ہیں"[1]۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے خود بھی ارشاد فرمایا: «لا بل نُؤرِّخُ لمهاجَرِ رسولِ الله ﷺ؛ فإنّ مهاجَرَه فرّقَ بينَ الحقِّ والباطلِ!»[2]

---

(١) "تهذيب الأسماء" الهجرة ابتداء التاريخ الإسلامي، ١/ ٢٠.

(٢) "تاريخ الطَبَري" ذكر الوقت الذي عمل فيه التاريخ، ٢/ ٣٨٨.

"رسول اللہ ﷺ کی ہجرتِ طیّبہ، حق اور باطل کے درمیان فرق کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا ہم اسی کو تاریخ وسن کے لیے مَبدا مقرّر کریں گے!"۔

امام زُہری وامام شَعبی رحمہما اللہ تعالیٰ سے مروی ہے، کہ کعبۃُ اللہ شریف کی تعمیر سے قبل، بنو اسماعیل حضرت سیِّدنا ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے آگ میں ڈالے جانے کے دن سے، اور تعمیرِ کعبہ کے بعد تعمیرِ کعبہ سے تاریخ کا حساب کیا کرتے تھے۔ پھر جو قبیلہ تہامہ سے چلا جاتا، وہ اپنی علیحدگی کے دن سے تاریخ کا شمار کرتا، اور جو تہامہ میں رہ جاتے، وہ سعد، ہند اور جُہَینہ بنی زید کے تہامہ سے خروج سے حساب رکھتے۔ یہ سلسلہ کعب بن لُوی کی وفات تک جاری رہا، پھر اُن کی وفات کے دن سے حساب ہونے لگا۔ اس کے بعد واقعۂ فیل پیش آیا، تو بنو اسماعیل نے واقعۂ فیل سے تاریخ کا حساب رکھنا شروع کر دیا، اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے مسلمانوں نے، ہجرتِ نبَوی سے تاریخ کا حساب رکھنا شروع کیا[1]۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بعض علمائے کرام نے ہجری تقویم کی ایجاد کو عہدِ نبوی، اور بعض نے عہدِ فاروقی کی طرف منسوب کیا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ منوّرہ تشریف لائے، تو مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ہجری تقویم یعنی کلینڈر بنانے کا حکم دیا، چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے ہجرت سے شروع کیا۔

---

(١) "تاريخ الطَبَري" ذكر الوقت الذي عمل فيه التاريخ، ٢/ ٣٩٠، ٣٩١.

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجری تقویم کی وضع کا حکم دیا تھا، جبکہ اس وضع کی ہوئی ہجری تقویم کا باقاعدہ حساب کتاب، مسلمانوں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور سے شروع کیا۔ لہٰذا دونوں اقوال میں کوئی تعارُض وخلاف نہیں"[1]۔

ہجرتِ نبوی ﷺ

عزیزانِ گرامی قدر! ہجرتِ نبوی تاریخِ اسلام، بلکہ تاریخِ عالَم میں ایک عظیم باب ہے، جو اپنے اندر شُجاعت، صبر، توکُّل، امن واَمان، اور رَواداری کی ایک نئی تاریخ رقم کرتا ہے، اللہ کے حبیب رَحمتِ کونین ﷺ مکّۂ مکرّمہ میں، لوگوں کو تیرہ ۱۳ برس تک، اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بُلاتے رہے، اُن کے ذہنوں سے شرک کی جہالت وخُرافات کو مٹاتے رہے؛ تاکہ انسان اپنے ربِ کریم کے قُرب کی اعلیٰ مَنازل حاصل کر سکے، مگر اِس دَوران کفارِ مکّہ، والیٔ کونَین ﷺ سے اُلجھتے رہے، رحمتِ عالمیان ﷺ کو تکلیفیں پہنچاتے رہے، یہاں تک کہ نبیٔ رحمت ﷺ کے قتل کے دَرپے ہوگئے، اُن کے اِس ناپاک ارادے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ اِذۡ یَمۡکُرُ بِكَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِیُثۡبِتُوۡكَ اَوۡ یَقۡتُلُوۡكَ اَوۡ یُخۡرِجُوۡكَ ؕ وَ یَمۡکُرُوۡنَ وَ یَمۡکُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ﴾[2] "اے حبیب! یاد کیجیے جب کافر آپ کے ساتھ مکر کرتے

---

(۱) "تاریخ الطَبَري" ذكر الوقت ...إلخ، ۲/ ۳۸۸. "سیرتِ سیّدالانبیاء" ص۲۴۵۔

(۲) پ۹، الأنفال: ۳۰.

تھے، کہ آپ کو بند کردیں، یا شہید کر دیں، یا نکال دیں! وہ اپنا سا مکر کرتے تھے، اور اللہ تعالی اپنی خُفیہ تدبیر فرماتا تھا، اور اللہ تعالی کی خُفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے!" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفّار کے مکر سے، اپنے نبیٔ مکرّم ﷺ کی حفاظت فرمائی، حتی کہ آقا کریم ﷺ کفار کے سامنے سے گزرے، مگر وہ لوگ آپ کو دیکھ نہیں پائے، حضور پر نور ﷺ نے مُٹھی بھر خاک لے کر، اُن کی طرف پھینکی اور قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ﴾[1] "ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی، اور اُن کے پیچھے ایک دیوار، اور اُنہیں اوپر سے ڈھانک دیا؛ تو انہیں کچھ دِکھائی نہیں دیتا" اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے کفّارِ مکّہ کے مکر کو دُور فرمایا۔

حضرتِ سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، کہ جب رحمتِ عالَمیان ﷺ مکۂ مکرّمہ سے ہجرت کرنے لگے، تو سر زمینِ مکّہ سے مخاطِب ہو کر فرمایا: «مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ! وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ!»[2] "اے سر زمینِ مکّہ! تُو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے! اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی، تو میں تیرے سِوا کہیں اور سکونت اختیار نہ

---

(١) پ٢٢، يس: ٩.

(٢) "سنن الترمذي" أبوابُ المناقِب، ر: ٣٩٢٦، صـ٨٨٣.

کرتا"، نبیٔ کریم ﷺ جب مدینۂ منوّرہ پہنچے، تو مدینے سے محبت کی دعا کرتے ہوئے فرمایا: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ، كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ!»[1] "اے اللہ! مکّہ کی طرح مدینہ کو بھی، ہمارے لیے پیارا کردے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ!"۔

ہجری تقویم (کلینڈر) سے مراد

عزیزانِ محترم! ہجری تقویم سے مراد تواریخ اور ماہ وسال کا حساب، اسی ہجرت سے لگانا ہے۔ ہجری سال میں مہینوں کے جو نام استعمال ہوتے ہیں، وہ اسلام سے قبل بھی رائج تھے، چونکہ ہجری سال کی تقویم قمری ہے، اس لیے اس کا ہر مہینہ، چاند کی رؤیت سے شروع ہوتا ہے، جو کبھی انتیس ۲۹، اور کبھی تیس ۳۰ دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ قمری سال میں سب سے پہلا مہینہ محرّم الحرام، اور سب سے آخری ماہ ذوالحجہ ہے۔

میرے محترم بھائیو! سنِ ہجری کا آغاز مسلمانوں کے لیے، دینی اور تاریخی اعتبار سے، ایک خاص اہمیت رکھتا ہے، وہ اہلِ اسلام کو اُس دَور کی یاد دلاتا ہے، جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مکّی دَور کے ابتلا وآزمائش کی تنگ زندگی سے نجات ملی، اور مدینہ منوّرہ کی صورت میں، مستحکم وپائیدار استقرار حاصل ہوا، باطل کو شکست اور مسلمانوں کو قوّت، اور شان وشوکت نصیب ہوئی، اور کفر اپنی مَوت آپ مرنے لگا۔ ایک وقت وہ بھی آیا، جب مسلمان فاتحانہ شان کے ساتھ، اپنے وطن مکّہ مکرّمہ واپس لَوٹے۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ الفضائل المدينة، ر: ٣٩٢٦، صـ٦٦٣.

تقویم میں واقعۂ ہجرت کو بنیاد بنانے کا ایک سبب

حضراتِ گرامی قدر! مقامِ غور وفکر یہ ہے، کہ مسلمانوں نے اپنے کلینڈر کی تاریخ کا آغاز، فتح ونصرت پر مبنی واقعات کے بجائے، مسکینی اور درماندگی سے بھرپور، واقعۂ ہجرت سے کیوں کیا؟ جبکہ دنیا کی دیگر تمام اَقوام، صرف اپنے اچھے دن یاد رکھتی ہیں، مگر مسلمانوں نے کیوں اپنی تاریخ کو ہجری تقویم کی صورت میں، ہر دم اپنے پیشِ نظر رکھنا مناسب سمجھا؟ اس کا جواب یہ ہے، کہ سطحی نظر میں واقعۂ ہجرت یقیناً سرورِ کائنات ﷺ، اور ان کے جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے لیے مظلومیت، اور بظاہر پسپائی کی یادگار ہے، مگر فی الحقیقت یہ واقعہ اسلام کے فتح وعروج کا نقطۂ آغاز ہے، جب عشقِ رسول ﷺ سے سرشار مختصر تعداد میں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا ایمان، مَصائب وآلام کی بھٹی میں تپ کر کندن بن گیا، تو اہلِ مدینہ دیوانہ وار اسلام کی طرف کھنچتے چلے آئے، اور انہوں نے خود رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں، اور ہماری قیادت ورَہنمائی فرمائیں!۔ یہی وجہ ہے کہ واقعۂ ہجرت مظلوموں کی پسپائی نہیں، بلکہ فتح کی یادگار ہے۔

ہجری کلینڈر کی اَہم تواریخ اور واقعات

میرے دوستو، بزرگو اور عزیز بھائیو! یوں تو ہجری کلینڈر میں ایک سے بڑھ کر ایک اَہم تاریخ اور واقعہ موجود ہے، لیکن ان میں سے بعض اس قدر اہم ہیں، کہ صدیاں بیت جانے کے باوجود، اُن کے نُقوش آج بھی تر وتازہ ہیں، جیساکہ یکم محرّم الحرام اسلامی سال کا پہلا دن ہے، اور اسی دن خلیفۂ راشد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اسی طرح دَس ۱۰ محرّم الحرام نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت ہے، جو واقعۂ کربلا کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

اٹھائیس ۲۸ صفر المظفر نواسۂ رسول اور خلیفۂ راشد، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ وفات ہے۔

بارہ ۱۲ ربیع الاوّل سرورِ کائنات، دوجہاں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یومِ پیدائش ہے، ساری دنیا میں اس دن کو، عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طور پر منایا جاتا ہے۔

بائیس ۲۲ جُمادَی الآخرہ، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ وصال ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار اور مَردوں میں سب سے پہلے قبولِ اسلام سے شرف یافتہ ہوئے۔

تیرہ ۱۳ رجب المرجّب، امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ ولادت ہے، آپ چَوتھے خلیفۂ راشد اور دامادِ رسول ہیں۔ ستائیس ۲۷ رجب المرجب کو واقعۂ معراج پیش آیا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جاگتی آنکھوں سے، عین بیداری کی حالت میں، ربِ تعالیٰ کے دیدار کا شرَف حاصل کیا[1]۔

پندرہ ۱۵ شعبان المعظم، شبِ براءَت کے نام سے معروف ہے، اس رات سال بھر میں ہونے والے سارے انتظامات، فرشتوں کے سپرد کر دیے جاتے ہیں،

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله ...إلخ، ر: ۲۵۸۰، ۱/ ۶۱۱.

کہ اس سال میں فلاں فلاں کی موت ہے، فلاں فلاں جگہ اتنا پانی برسایا جائے گا، فلاں کو مال دار اور فلاں کو غریب بنایا جائے گا، اور جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں ان کو عذابِ الٰہی سے چُھٹکارا یعنی رہائی ملتی ہے[1]، یہ بہت مقدّس رات ہے۔

تین ۳ رمضان المبارک، خاتونِ جنّت، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کا یومِ وفات ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سب سے چہیتی بیٹی ہے۔ سترہ ۱۷ رمضان المبارک کو غزوۂ بدر کا واقعہ پیش آیا، اور اسی تاریخ کو امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بھی اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ اکیس ۲۱ رمضان المبارک امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یومِ شہادت ہے۔ ستائیس ۲۷ رمضان کی شب لیلۃ القدر کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

یکم شوّال المکرّم عید الفطر کا دن ہے، اسے چھوٹی عید بھی کہتے ہیں۔ پندرہ ۱۵ شوّال المکرّم کو غزوۂ اُحد، اور ستائیس ۲۷ شوّال المکرم کو غزوۂ خندق پیش آیا۔

۹ ذو الحجہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں حاضر ہو کر، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں کئی اہم امور پر بہت سی ہدایات و احکام ارشاد فرمائے۔ اسی دن ہر سال حج کا رکنِ اعظم "وقوفِ عرفہ" بھی ادا کیا جاتا ہے۔ دَس ۱۰ ذو الحجہ حج کی ادائیگی کے بعد مسلمان عید الاضحیٰ کی خوشی مناتے ہیں، اور اللہ کی راہ میں جانور قربان کر کے، سنّتِ ابراہیمی کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اسے

---

(۱) "اسلامی زندگی" از مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، شبِ براءت، ص۷ بتصرّف۔

بڑی عید اور یوم النحر بھی کہا جاتا ہے۔ اٹھارہ ۱۸ ذو الحجہ خلیفۂ ثالث امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی ذو النورین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ شہادت ہے۔

ہجری کلینڈر کی چند امتیازی خصوصیات

حضراتِ گرامی قدر! ہجری تقویم میں بعض خصائص ایسے ہیں، جو دنیا کے کسی اَور کلینڈر میں نہیں پائے جاتے، مثلاً سنِ ہجری قمری تقویم ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ ماہ وسال کی تعیین کے لیے، چاند ہی میقات بن سکتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ﴾[1] "چمکتا چاند بنایا، اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں؛ تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾[2] "تم سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ تم فرمادو، کہ وہ لوگوں اور حج کے لیے وقت کی علامتیں ہیں!"۔

ہجری کلینڈر کی بنیاد رؤیتِ ہلال پر ہے، اور چاند کے عُروج وزوال کے مَظاہر، ہر ماہ آسمان پر پوری طرح نمایاں ہوتے ہیں، جسے ہر شخص گھر میں ہو یا باہر،

---

(۱) پ۱۱، یونس: ۵.

(۲) پ۲، البقرۃ: ۱۸۹.

جنگل میں ہو یا بیابان میں، بآسانی ملاحظہ کر سکتا ہے، اور اسے اس کام کے لیے کسی رصد گاہ جانے کی ضرورت نہیں۔

گردشِ قمر اور اختلافِ لیل و نہار سے، ماہ و سال کا جو فطری نظام ہے، ہجری سَن اس کے عین مطابق ہے، اس لیے قمری سال حقیقی سال ہے۔ جب چاند زمین کے گرد ایک چکر پورا کر لے تو مہینہ، اور بارہ ۱۲ چکر پورے کر لے تو سال مکمل ہو جاتا ہے، جبکہ عیسوی سال میں ایسا استقلال نہیں ہے۔ عیسوی سال میں ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹے ہوتے ہیں، گویا آخری دن چوَتھائی کے اختتام پر ہی عیسوی سال مکمل ہو جاتا ہے، اور دن کا بقیہ تین چوَتھائی حصّہ اگلے سال میں شمار ہوتا ہے۔ اس طرح بیچ دن میں ہی سال مکمل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تصحیح کے لیے ہر چوَتھے سال ماہِ فروری ۲۹ دن کا شمار کیا جاتا ہے(۱)۔

سَنِ ہجری شروع سے، اپنی اصل مجوّزہ صورت پر باقی چلا آرہا ہے، اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں، اور یہ وہ منفرد خصوصیت ہے، جو دنیا کے کسی دوسرے متداوِل کلینڈر میں نہیں۔

دعا

اے اللہ! اس نئے ہجری سال کو ہمارے لیے، انفرادی واجتماعی مسرّتوں، اور قومی وملّی خوشیوں کا پیامبر بنادے، ہمارے اُلجھے ہوئے ملکی وعالمی مسائل کو سلجھا

---

(۱) "جوَہرِ تقویم" ص۲۔

دے۔ اے اللہ! ہمیں نئے سال میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی

خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.